سوانح حیات حضور قطب رائچور مخدوم حضرت شاہ سید احمد شمس عالم حسینی قدس سرہٗ

(المتوفی ۸۹۲ھ)

تجلیاتِ شمسی و احوالِ سجادگان

۱۴۴۵ھ

(بموقع مبارک ۵۵۳ واں عرس شریف)

مُرتّب:

سید تمیم اشرف حسینی

برادر زادۂ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ حضور قطب رائچور قدس سرہٗ

Scanned with OKEN Scanner

تجلیاتِ شمسی واحوالِ سجادگان

۱۴۴۵ھ

بموقع ۵۵۳واں عرس شریف

مُرتّب:

سید تمیمؔ اشرف حُسینی

برادرزادۂ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ حضور قطب راپچور قدس سرہٗ

Scanned with OKEN Scanner

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

کتاب کانام:	تجلیات شمسی و احوالِ سجادگان
مرتب:	پیرزادہ سید تمیم اشرف حسینی نبیرۂ سجادہ نشین ۱۵ آستانہ عالیہ شمسیہ رائچور
زیر سایہ عاطفت:	حضرت مولانا سید شاہ محمد کلیم اشرف حسینی صاحب قبلہ صاحبزادۂ سجادہ نشین ۱۵ آستانہ عالیہ شمسیہ رائچور
ناشر:	محمد اطہر اشرفی (خاکپائے حضور قطبِ رائچور قدس سرہ)
تزئین کردہ:	شیخ چاند صاحب اشرفی (اشرفی پرینٹس، ہبلی) 9686127862
سن اشاعت:	صفر المظفر ۱۴۴۵ھ
تعداد اشاعت:	1500
قیمت:	150/-
رابطہ:	+918105257139 Syedtameemashrafhussaini@gmail.com

ماخوذ از کتبِ خاندانی

أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و اصلی و اسلم علیٰ رسولہ الکریم امابعد

شمس عالم قطب شہر رائچور قبلۂ آں گشتہ درگاہ حضور

اِسلامی سنی عقیدے میں اقطاب کرام قدست اسرارہم کے قلوب معنوی قلبہ ہیں اور کعبۂ معظمہ ظاہری قبلہ ہے، (شمائل الاتقیا ۲۶۲) حضرت خواجہ عبداللہ انصاری قدس سرہ فرماتے ہیں ۔

دررہ خدادو کعبہ آمد حاصل یک کعبۂ دِل ست و یک کعبہ گل

تا توانی زیارت دلہا کن کافزوں ہزار کعبہ باشد یک دل

اقطاب کرام کے قلوب وہ قلوب ہیں کہ کعبہ معظمہ ان کے طواف کو جاتا ہے اس کی اُس حالت میں اس کی زمین ہی کی طرف نماز جائز ہے ۔(ردالمختار جلد اوّل مطبوعہ قسطنطنیہ) جب کعبۂ معظمہ ان کے طواف کو جاتا ہے تو اُس کی جگہ پر اُس کی مثالی صورت قائم ہو جاتی ہے، جس سے عوام کو کعبہ اپنی ہی جگہ پر نظر آتا ہے، اور اولیاء کے سامنے وہ جگہ خالی ہوتی ہے ۔(انوارالاذکیا) حضرت سید شاہ چندا حُسینی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ رائچور فرماتے ہیں ۔

ہیں مطاف کعبہ درگاہیں تمام صوفیا اقطاب حق کی لاکلام

اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس شان عالی میں فرماتے ہیں ۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

سرکارِ غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس شانِ عالی میں فرماتے ہیں ۔

"کعبہ کرتا ہے طواف درِ والا تیرا"

اولیاء کرام کے قلوب معنوی قبلہ ہونے کی وجہ سے اُن کی درگاہوں اور خانقاہوں کی چوکھٹوں و دہلیزوں اور اُن کے صفۂ مزار کو تبرکاً بوسہ دینا بالاتفاق جائز ہے۔

ولی کی تعریف

ولی کی تعریف میں حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ولی وہ بزرگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تکوینی (مافوق الفطرۃ) اختیارات عطا فرمایا ہے۔ (ملفوظ کبیر، فتوح الغیب) ایساسی نور العرفان و جواہر غیبی میں آیا اور عوام اس اختیار میں قطعاً بے اختیار ہیں اگرچہ وہ علماء رسوم ہوں عوام کو صرف عادتی و کسبی اختیار دیا گیا ہے، اس لئے وہ ولایت سے محروم ہیں ۔

ولایت کا شرعی معیار

اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے کہ میرے اولیاء میری قبا کے نیچے ہیں۔ انہیں میرے سوا کوئی نہیں جانتا اس کی شرح میں نفحات الانس میں آیا کہ اولیاء کو وہی جانتے ہیں جو خود بھی تحت قبا ہیں اسی سے حضرت شاہ اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اولیاء کو اولیاء ہی جانتے ہیں کہ انہیں کشف الٰہی اور کشف کونی حاصل ہے۔ (ارشاد الطالبین)

اس شرعی معیار پر عوام کے لئے ولایت کا ثبوت شرعی اولیاء کرام کا بیان اور ان کا اجماع آیا (شمائل الاتقیاء، مکتوبات حضرت شیخ شرف الدین یحیٰ منیری قدس سرہ) اس شرعی ثبوت کے خلاف جہلا کا کیا شمار، اگر علماء رسوم بھی اپنوں میں سے کسی کو ولی مانیں تو وہ شرعاً ولی نہیں ہے، اس کی تصدیق کرنا مباحیت ہے۔

(مسلک المتقین)

قطب کس ولی کو کہتے ہیں

حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: قطب وہ ولی ہے جو اللہ تعالیٰ کے شہروں کے شحنہ ہیں۔ (ملفوظ کبیر، فتوح الغیب) محبوب یزدانی حضرت سید شاہ اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اقطاب مختلف آبادیوں میں رہتے ہیں کہ برکتوں کے نشان انھیں سے ہیں (لطائف اشرفی) حضرت سید شاہ علی محمد حسینی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۳۴ھ) فرماتے ہیں کہ ہر ایک مقام میں ایک ولی قطب ہوتے ہیں کہ اس مقام کا ثبات انھیں سے ہے (تجلیات رحمانی) حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں قطب اُس ولی کو کہتے ہیں کہ جن سے ان کے مقام کے ساکنوں سے بلاؤں کا اندفاع اور ان کی حاجت روائی بیشتر ہوتی ہے (فتاوی رفیعہ) اس سے ثابت ہوا کہ قطب وہ ولی ہیں جو اپنے مقام کے ملجا ہیں جو اپنے مقام کے باشندوں سے بلاؤں کو دور کرے۔ اور ان کی حاجت براری اور اُس مقام کی حفاظت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اور برکتوں کا نزول اُنہیں کی وجہ سے ہے۔

قطبیت کس ولی کو ملتی ہے

اولیاء کرام قدست اسرارہم میں قطبیت اس ولی کو عطا کی جاتی ہے جو زندے کو مردہ اور مردے کو زندہ کرنے کی کرامت رکھتے ہیں حضرت شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ کی خصوص کی شرح میں ہے کہ زندے کو مردہ اور مردے کو زندہ کرنے کی کرامت سے قطب مخصوص ہیں (تبشیر الوریٰ) حضرت سید شاہ سعید الدین قندھاری ناندیڑی قدس سرہ (المتوفی ۷۳۶ھ) فرماتے ہیں کہ جب حیات اور ممات پر اختیار مل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کے کسی حصے پر مقرر فرما دیتا ہے اور ولایت کمال کو پہنچتی ہے (مکاشفاتِ سروری)

مقامِ ولایت میں قطبیت کسطرح عطا کیجاتی ہے

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے دربار قطبیت مدار سے فرمان مُبارک اُس علاقے کے قطب کے پاس نافذ کیا جاتا ہے جن کے علاقے کے نشان دادہ مقام میں نامزد کردہ ولی کا قطبیت پر تقرر کیا جانے والا ہے، فرمانِ غوثیت مآب پر اُس علاقے کے قطب اپنا فرمان مُبارک قطبیت پر تقرر کئے جانے والے ولی کے قطب مرشد کے پاس جاری کرتے ہیں اور وہ اُس ولی کا اُس نشان دادہ مقام پر تقرر فرما دیتے ہیں۔

(ملفوظاتِ خواجگان چشت قدس اسرارہم، فوز المطالب، حدائق بخشش، سیرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ مولفہ شریف احمد مُراد)

ہندوستان کی قطبیت کبریٰ

خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ پُرے ہندوستان از کشمیر تا راس کماری اور از بلوچستان و پنجاب تا ختم حدود مشرقی بنگال کے قطب ہیں۔

(فوز المطالب)

تو وہ شہنشاہِ نوری معین الدین اجمیری
ولایت ہند ہے تیری معین الدین اجمیری

ناظرین اہلسنّت آغازِ کتاب سے یہاں تک کی تفصیل محفوظ رکھتے ہوئے۔ مخدوم حضرت سید شاہ شمس عالم حُسینی قدس سرہ کے ان واقعات کو پڑھیں جو آپ کی قطبیت سے تعلق رکھتے ہیں، جن سے آپ کی قطبیت مثل آفتاب کے جلوہ گر ہو جائے گی۔

حضور قطبِ رائچور مخدوم حضرت سیّد شاہ احمد شمسِ عالم حسینی قدس سرہٗ

سلسلہ نسب

حضرت مولائے کائنات علی		کرم اللہ وجہہ الکریم
حضرت امام	حسین	رضی اللہ عنہ،
حضرت امام	زین العابدین	رضی اللہ عنہ
حضرت سید شاہ	زید شہید	رضی اللہ عنہ،
حضرت سید شاہ	علی اصغر	رضی اللہ عنہ،
حضرت سید شاہ	حسین اصغر	رضی اللہ عنہ
حضرت سید شاہ	حسن	رضی اللہ عنہ،
حضرت سید شاہ	حسین	رضی اللہ عنہ،
حضرت سید شاہ	یحییٰ	رضی اللہ عنہ
حضرت سید شاہ	عمر	رضی اللہ عنہ،
حضرت سید شاہ	محمد	رضی اللہ عنہ،
حضرت سید شاہ	عبداللہ	رضی اللہ عنہ
حضرت سید شاہ	حسین	رضی اللہ عنہ،

حضرت سید شاہ	زین الدین	رضی اللہ عنہ،
حضرت سید شاہ	شرف الدین	رضی اللہ عنہ،
حضرت سید شاہ	سراج الدین	رضی اللہ عنہ،
حضرت سید شاہ	زید	رضی اللہ عنہ،
حضرت سید شاہ	یحییٰ	رضی اللہ عنہ
حضرت سید شاہ	احمد	رضی اللہ عنہ،
حضرت سید شاہ	محمد	رضی اللہ عنہ،
حضرت سید شاہ	خضر	رضی اللہ عنہ،
حضرت سید شاہ	جہاں شیر حسینی	رضی اللہ عنہ

قطب الاقطاب حضرت سید شاہ جلال الدین

المعروف بہ چندا حسینی قدس سرہٗ گوگی شریف،

قطبِ رائچور حضرت سید شاہ احمد شمس عالم حسینی قدس سرہٗ رائچور شریف۔

Scanned with OKEN Scanner

سلسلہ خلافت

حضرت خواجہ معین الدین چشتی غریب نواز رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ عنہ

حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رضی اللہ عنہ

حضرت محبوبِ الٰہی، نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ

حضرت سراج الدین عثمان گجراتی رضی اللہ عنہ

حضرت علاؤالحق پنڈوی رضی اللہ عنہ

حضرت سید شاہ اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ

حضرت سعد الدین زنجانی قدس سرہٗ

حضرت شیخ عارف بن ضیاء الدین قدس سرہٗ

قطب الاقطاب حضرت سید شاہ چندا حسینی قدس سرہٗ

قطبِ رائچور حضرت سید شاہ احمد شمس عالم حسینی قدس سرہٗ

اجدادِ کرام کی مختلف ممالک سے ہوتے ہوئے ہندوستان تشریف آواری

حضور قطبِ رائچور مخدوم حضرت سید شاہ احمد شمس عالم حسینی قدس سرہٗ کے اجداد کرام میں حضرت سید محمد رضی اللہ عنہ بن حضرت سید یحییٰ رضی اللہ عنہ نے چوتھی صدی ہجری کے اوائل میں مدینہ منورہ سے عراق کا قصد فرمایا۔

حضرت سید محمد رضی اللہ عنہ نے عراق پہنچ کر اس علاقہ میں اپنے اجداد کا فیض پھیلایا، آپ کی اولاد بصرہ وغیرہ میں پھیل گئی اور عراق میں ہر طرف اس خانوادہ کے اولیائے کرام سے دین اسلام کی کرنیں چمک گئیں اِس طرح آپ کے سلسلہ کے اولیائے کرام پانچویں صدی ہجری میں ایران پہنچے اور وہاں پرچم اسلام کو بلند فرمایا، آج بھی عراق و ایران کے مختلف علاقوں میں ان اولیائے کرام کی بارگاہیں مرجع جن و بشر ہیں۔

قطبِ رائچور حضرت سید شاہ احمد شمس عالم حسینی قدس سرہٗ کے اجداد کرام میں حضرت سید یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضرت سید زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۶۶۸ھ میں ملتان کا قصد فرمایا اور یہاں تشریف لائے اور آپ کی اولاد پاک ملتان سے گجرات تک پھیل گئی چنانچہ آپکے سلسلے کے اولیائے کرام کی بارگاہیں آج بھی کچھ میں موجود ہیں حضرت قطبِ رائچور کے جد امجد حضرت سید شاہ جہاں شیر حسینی رضی اللہ عنہ اپنی اہلیہ محترمہ اور اپنے بھائی حضرت سید شاہ عجب شیر حسینی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنوبی ہندوستان کی سمت چلے اور گلبرگہ شریف کی سرزمین پر رونق افروز ہوئے۔

جدامجد کی کرامت کا ظہور

حضرت سید شاہ جہاں شیر حسینی رضی اللہ عنہ جب گلبرگہ شریف لائے تو فیروز شاہ بہمنی نے آپکی قدر شناسی کرتے ہوئے آپکو اور آپکے بھائی کو اپنی فوج میں اعلیٰ عہدوں پر مقرر کیا، آپ دونوں حضرات فوج میں برسر خدمات تھے کہ اس عجیب وغریب کرامت سے بہمنی حکومت دہل اُٹھی کہ ایک دن فیروز شاہ بہمنی اپنے فوجی دستہ سمیت شکار کے لئے نکلا ہوا تھا جس میں یہ دونوں بزرگ بھی شامل تھے، جب بادشاہ شکار سے سیر ہوا تو واپسی کا حکم دیا بادشاہ کی سواری جاہ وحشم کے ساتھ جب محل پہنچی تو اُسکی شہزادی بالاخانہ پر کھڑی شاہی جلوس کی آمد کا منظر دیکھ رہی تھی کیا دیکھتی ہے کہ بادشاہ کے سر پر دو گھوڑے سوار ہوا میں اُڑتے چلے آرہے ہیں یہ دیکھ کر اسکے ہوش اُڑ گئے جب بادشاہ قصر شاہی میں داخل ہوا تو شہزادی نے حیرت سے چشم دید حالات بتادئے، شہنشاہ پر یہ سنکر سناٹا چھا گیا اور کہنے لگا کہ اس سے بے خبر ہوں کہ میری فوج میں ایسے باکمال اور خدارسید بزرگ موجود ہیں، چنانچہ اس نے ان دونوں کی خُفیہ تلاش کا حکم دیا، جاسوس اس کام پر مامور ہو گئے کئی دن یہ جستجو جاری رہی لیکن ان بزرگوں کا پتہ نہ چل سکا اسی دوران ایک دن ایسا شدید طوفان آیا کہ بڑے بڑے تن آور درختوں کو جڑ سے اُکھاڑ دیا جاسوس اس کام میں لگے ہوئے تھے گشت کرتے کرتے وہ ایسے خیمے پر پہنچے کہ طوفانِ بادو باراں کے باوجود اس خیمے میں چراغ جل رہا ہے اور دونوں بزرگ تلاوتِ قرآن مجید میں مصروف ہیں، ان دونوں جاسوسوں نے لوٹ کر بادشاہ کو اسکی خبر کردی اور غیب سے ان دونوں

حضرات نے یہ معلوم کرلیا کہ سلطان نے ہماری ولایت کو جان لیا ہے اور خدا سے ہمکو یہ حکم ہے کہ ولایت راز میں رکھی جائے لہٰذا اب ہمارے لئے بہتر یہی ہے کہ ہم یہاں سے کوچ کرجائیں۔

بہمنی فوج سے روانگی

حضرت سید شاہ جہاں شیر حسینی اپنی اہلیہ اور بھائی کے ہمراہ اُسی طوفانی شب میں گلبرگہ شریف سے نکل پڑے اور اثنائے راہ میں دریائے بھیما پر پہنچے تو دیکھا کہ دریا لبالب بہہ رہی ہے۔آپ نے بسم اللہ کہکر اپنے قدم پانی میں رکھے اور اس پانی پر دوشالہ بچھادیا جو اُن تینوں کے لئے کشتی کا کام کرنے لگا جسکے تینوں کناروں پر یہ تینوں حضرات سوار تھے کہ تھوڑی دیر بعد دوشالہ کا خالی کونہ ہوا سے اڑنے لگا ہوا تیز ہونے لگی اور تینوں کے فکر کا باعث ہوئی تو حضرت سید شاہ جہاں شیر حسینی کی اہلیہ (جوکہ حاملہ تھیں) کے شکم مبارک سے آواز آنے لگی کہ اس پر جلال الدین ہے، اس پر جلال الدین ہے اس آواز کے ساتھ وہ کونہ تھم گیا دوشالہ کشتی کی طرح دریا پر چلنے لگا اور اسطرح آپ نے دریا کو عبور فرمایا۔جب آپ دریا کے کنارے پہنچے تو ولادت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے لہٰذا وہیں دریا کے کنارے موضع ردّے واڑی میں قیام فرمایا۔

Scanned with OKEN Scanner

قطبِ رائچور کے والد گرامی قطب الاقطاب حضرت سید شاہ جلال الدین چندا حسینی قطبِ گوگی قدس سرہٗ کی ولادت مبارکہ

موضع ردے واڑی میں قیام فرمانے کے تھوڑی دیر بعد ہی شکمِ مادر سے آواز آئی کہ اے مادر محترمہ اب سید جلال الدین کی دنیا میں آمد کا وقت ہو چکا ہے اسکے لئے تہہ بند کا انتظام کیجئے، چنانچہ والدہ محترمہ نے مسکے میں لپیٹ کر کپڑا نگل لیا تھوڑی دیر بعد نومولود تہبند باندھے تولد ہوئے۔

حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہٗ کا خوش ہونا

اِدھر اِس تاجدار ولایت کی ولادت ہو رہی ہے اُدھر گلبرگہ شریف میں خواجہ دکن حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ عنہ بہت دیر تک آسمان کی طرف دیکھتے رہے حاضرین کے دریافت کرنے پر خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مقام ردے واڑی میں حضرت علی کرم اللہ وجہ کی اولاد میں ابھی ابھی ایک ایسے بچے کی ولادت ہوئی ہے جو صاحب ولایت بھی ہے اور صحیح النسب سید بھی، آسمان میں اسکی خوشی منائی جارہی ہے، میں عالم بالا کے اس جشن کو دیکھ رہا تھا اور خوش ہو رہا تھا۔

غیب سے گہوارے کا نمودار ہونا

آپکے والدین اپنے اس نومولود کے لئے بظاہر فکرمند ہوئے کہ دورانِ سفر اس نومولود کو لیکر کہاں جائیں کیا کریں کہ آسمان سے ایک گہوارہ نمودار ہوا جو آپ کو لیکر وہاں سے اُڑ گیا۔ والدین پریشان ہوئے اور بچے کی تلاش میں پھرنے لگے اور تلاش کرتے کرتے دو تین سال بعد گوگی شریف پہنچے تو دیکھا کہ وہاں ایک نیم کے درخت کو گہوارہ لگا ہوا ہے۔

انگشت مبارک سے دودھ کا جاری ہونا

درخت کے گھنے سائے میں جہاں گہوارہ لگا ہوا تھا اس پر چڑیاں چھائی رہتی تھیں جب آپ کو دودھ پینا ہوتا تو اپنی انگشت شہادت چوسنے لگتے جس سے دودھ جاری ہوتا اور آپ نوش فرمالیا کرتے تھے۔

استدراجی قوت کا خاتمہ

جب آپ تقریباً بارہ سال کی عمر شریف کو پہنچے تو وہیں موجود ایک صاحب استدراج جوگی نے آپکی بارگاہ میں گستاخی کی تو آپ نے اپنی کرامت سے اُسے عاجز کر دیا جس سے وہ وہاں سے فرار ہوگیا، اس کی منظرکشی کرتے ہوئے شیخ المشائخ حضرت علامہ سید شاہ چندا حسینی صوفی اشرفی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین پانزدہم خانقاہ شمسیہ رائچور یوں فرماتے ہیں

سرنگوں گشتند کافر جو گی شاں شد فرار
رہبتے زاں گشتہ طاری بر قلوبِ کافراں

اس طرح گوگی شریف میں حق کا عَلم بلند فرمایا جو اولیائے کرام کی کرامتوں کا عین مقصد ہے۔

حضرت خواجہ بندہ نواز رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری

۸۲۰ ھ میں جب آپ کی عمر شریف ۱۶ سال کی ہوئی تو آپ نے اِکتسابِ فیوضِ باطنی نیازمندی کے حصول کے لئے حضرت خواجہ بندہ نواز رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دی اور جب خواجہ دکن کی مجلس میں پہنچے تو حضرت خواجہ نے اُٹھکر آپ کو خیر مقدمی اعزاز سے نوازا اور حاضرین کے استفسار پر فرمایا کہ یہ ایک ولی کامل اور قطب ہیں جو اولیائے کرام میں چندا کی طرح روشن ہیں۔ حضرت خواجہ کے یہ فرمانے کے بعد سے آپ اپنے اسم شریف سید شاہ جلال الدین حسینی کے بجائے سید شاہ چندا حسینی کے نام سے مشہور ہوئے۔

وصال

حضرت قطبِ رائچور کے والد ماجد قطب الاقطاب حضرت سید شاہ چندا حسینی قدس سرہٗ نے اپنی اولاد و خلفاء کی عظیم دولت دنیا کو دیکر ۱۱، شعبان ۸۵۸ ھ کو وصال فرمایا۔

اولاد پاک

اللہ تعالیٰ نے آپکو چار صاحب ولایت صاجزادے عطا فرمائے۔

۱) حضرت سید شاہ نورِ عالم حسینی قدس سرہٗ گوگی شریف۔

۲) قطبِ رائچور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہٗ رائچور شریف۔

۳) حضرت سید شاہ عبدالرحیم حسینی قدس سرہٗ بیدر۔

۴) حضرت سید شاہ منتہیٰ حسینی قدس سرہٗ بیدر۔

صاجزادہ اکبر اپنے والد ماجد کے جانشین ہوئے اور اپنی ولایت کے فیوض سے اس علاقے کو منور فرمایا۔ آپ ہی سے حضرت قطب گوگی شریف کی اولاد دکن اور ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے ۵، رجب ۸۹۲ھ میں وصال فرمایا۔ والد ماجد کے چبوترے پر گوگی شریف میں مزار منور ہے آخر الذکر دونوں صاجزادگان کے مزارات بیدر میں حضرت سید شاہ خلیل اللہ بت شکن قدس سرہٗ کی درگاہ "چوکھنڈی" میں ہیں۔

حضور قطب رائچور مخدوم حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہٗ رائچور

ولادت مبارکہ

آپ کی ولادت مبارکہ ۱۵، رجب ۸۳۸ھ کو گوگی شریف میں ہوئی آپ کا اسم مبارک حضرت سید شاہ احمد حسینی ہے مگر والد ماجد کے دیئے ہوئے لقب سید شمس عالم حسینی سے مشہور ہوئے، والد ماجد نے سلسلۂ چشتیہ اشرفیہ کی بیعت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔

کرامت کا ظہور

والد ماجد مرشد برحق کے زیرِ تربیت کم عمری میں آپ نے علومِ ظاہری و باطنی میں اعلیٰ مقام حاصل کیا۔ اپنی عمر شریف کے اٹھارویں سال میں پہنچے تو آپ سے اِس کرامت کا ظہور ہوا کہ ایک دن والد ماجد و مرشد برحق نے آپ سے وضو کے لئے پانی طلب فرمایا اور آپ نے پانی حاضر کیا مگر درخت پر بیٹھے ایک کوّے نے اس پانی میں بیٹ کردی جس پر حضرت قطب رائچور نے نظر جلال سے اس کوّے کو

دیکھا جسکے ساتھ ہی کوّا زمین پر گرا اور مرگیا (اِس اختیار کو مافوق الفطریہ اختیار کہتے ہیں جس پر عادتی و کسبی اختیار والے قادر نہیں ہیں، عادتی و کسبی اختیار والا اگر اُس کوّے کو مارڈالنا چاہتا تو اُسے بندوق یا تیر یا غلیل یا پتھر سے مارڈالتا)

فطرتِ مافوقیہ سے زندہ کوّا مرگیا
دیکھ لے منکر یہ رتبہ قطبِ رائچور کا

(از مرتب)

والد ماجد و مرشد برحق نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ اے احمد حسینی! اِس قدر جلال؟ فوراً ہی حضرت قطبِ رائچور نے اُس کوّے پر جمالی نگاہ ڈالی تو کوّا زندہ ہو کر اُڑ گیا۔

پھر مسیحائی سے اُس کوّے کو بخشی زندگی
کو بہ کو ہے اِس سے شہرہ قطبِ رائچور کا

(از مرتب)

گوگی شریف سے روانگی

اِس قطبی کرامت کو ملاحظہ فرمانے کے بعد والد ماجد و مرشد برحق نے ارشاد فرمایا کہ اس کرامت کے ظہور سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تم نے اپنی ولایت کے کامل مقام کو پالیا ہے جو قطبیت کا درجہ ہے اور آپ کو شمس عالم کے لقب سے

ملقب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے مقامِ ولایت وقطبیت کے لئے رخصت ہو جاؤ، اور آپ کے مقامِ ولایت وقطبیت کو راز میں رکھتے ہوئے دو تاڑ پھل عطا فرمائے اور کہا کہ اثنائے سفر جہاں کہیں شب میں قیام کرو ان تاڑ پھلوں کو زمین میں بو دو اگر صبح میں ان میں کونپلیں نکلیں تو وہی تمہارا مقام ہوگا۔ ان تاڑ پھلوں کو لئے جن میں راز ولایت وقطبیت پوشیدہ تھا ۸۵۶ھ میں آپ گوگی شریف سے روانہ ہوئے اور دورانِ سفر ہزاروں گم گشتگانِ راہِ اسلام کو دولت اسلام سے مالا مال کرتے رہے اور جہاں کہیں شب میں قیام فرماتے وہاں ان تاڑ پھلوں کو زمین میں بوتے صبح میں ان میں کونپلیں نہیں نکلتیں تو وہاں سے نکل جاتے۔ اِس طرح اپنا سفر جاری رکھتے ہوئے جب آپ دریائے کرشنا پر پہنچے تو ملاحظہ فرمایا کہ دریا اپنی پوری قوت کیساتھ لبالب بہہ رہا ہے آپ نے اللہ اکبر کا فلک شگاف نعرہ لگایا اور بسم اللہ کہکر جوں ہی اپنا قدم مبارک پانی میں رکھا تو دریا کا پانی نہ صرف پھٹ گیا بلکہ اس میں خشک راستہ بن گیا جس سے آپ نے دریا کو عبور فرمایا۔

پہنچی جب رودِ کرشنا پہ سواری اُن کی
پھٹ گیا آبِ کرشنا کا گہہ تہہ سے گزر
(سرکار شیخ المشائخ علیہ الرحمہ سجادہ نشین پانزدہم خانقاہِ شمسیہ رائچور)

بٹ گیا دو بھاگ میں نہر کرشنا برملا
جب ہوا ہے اک اِشارہ قطبِ رائچور کا
(از مرتب)

دریائے کرشنا کو عبور فرما کر جب آپ رائچور والے کنارے پر پہنچے تو ملاحظہ فرمایا کہ استدراجی و شیطانی طاقت کا حامل ایک جوگی بیٹھا ہوا ہے جو پورے دوآبے پر قابض ہے آپ نے اپنی کرامت سے اُسے وہاں سے فرار ہونے پر مجبور کر دیا اس طرح رائچور کرشنا سے تُنگبدرا تک جو باطل ظلمت کے قبضے میں تھا اس پورے علاقے کو نورِ ایمانی سے منور کر دیا۔

بوم کفر و شرک و شر حیراں شدہ مستور شد
چوں طلوعِ شمس عالم شد بچرخِ رائچور

(سرکار شیخ المشائخ علیہ الرحمہ سجادہ نشین ۱۵)

کرشنا کے رائچور والے کنارے پر آپکے رونق افروز ہونے سے قبل پورے علاقے پر استدراجی جوگی کا قابض رہنا اس بات کی کھلی نشاندہی ہے کہ آپ کی رائچور تشریف آوری سے پہلے اللہ تعالیٰ کے کسی ولی کا یہاں آنا نہیں ہوا تھا بلکہ آپ پہلے داعئ اسلام کی حیثیت سے رائچور میں جلوہ افروز ہوئے۔

اِس علاقے کے وہ پہلے داعئ اسلام ہیں
دیں جو پھیلا، ہے عطیہ قطبِ رائچور کا

(از مرتب)

دریائے کرشنا کو عبور فرمانے اور جوگی کو بھگا دینے کے بعد آپ نے وہاں قیام فرمایا جہاں اس مقام پر ایک زیارت گاہ ہے جو موضع گوڈور میں واقع ہے وہاں بھی آپ نے کچھ دیر قیام فرمایا پھر وہاں سے چل کر اس مقام پر رونق افروز ہوئے جہاں اب آپ کی بارگاہ ہے اور والد ماجد و مرشد برحق کے حسب ارشاد

اُن تاڑ پھلوں کو زمین میں بویا اور ان پر مغرب وعشاء کا وضو فرمایا فجر سے پہلے ان میں کونپلیں نکل آئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ دونوں تن آور درخت بن گئے اس طرح رائچور آپ کا مقامِ ولایت وقطبیت بن گیا جس کی طرف والدو مرشد نے تاڑ پھلوں کی شکل میں نشاندہی فرمائی تھی اور آپ نے اس طرح ۸۵۶ھ سے رائچور میں قیام فرمایا۔ تاڑ کے وہ دونوں درخت ۱۳۰۰ھ کے اوائل تک موجود تھے جو حضرت سید شاہ مصطفیٰ حسینی سجادہ نشین ۱۲ کے عہد سجادگی میں گر گئے جن کا بقیہ حضرت سجادہ نشین کے پاس بشکل تبرک موجود ہے۔

سید عبداللہ حسینی صاحب حریف کوسگی (گلبرگہ شریف) اپنی تالیف نظمِ کرامت میں آپ کی قطبیت کے بیان میں فرماتے ہیں ۔

شمس ولی قدوۂ ابرار ہیں ۔۔۔ شاہ ولایت مہ انوار ہیں
رہ گئے جس روز سے آکر حضور ۔۔۔ جلوہ گہہ نور بنا رائچور
شہرہ ہے کیا اُن کی کرامات کا ۔۔۔ شہر پہ ہے سایہ عنایات کا

سرکار شیخ المشائخ حضرت علامہ سید شاہ چندا حسینی صوفی اشرفی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین ۱۵ خانقاہِ شمسیہ رائچور فرماتے ہیں۔ ۔

آئے جب سرکار شمسیہ یہاں ۔۔۔ آٹھ سو چھپن تھی ہجری صوفیا
اس مقام خاص میں چھتیس سال ۔۔۔ تا بہ رحلت وہ رہے رونق فزا
یہ سکونت گاہِ قطبِ رائچور ۔۔۔ خانقاہِ شمسیہ ہے دلکشا
تھے یہیں وہ تاڑ کے دونوں شجر ۔۔۔ جو کرامت سے اُگے تھے برملا

دندان کی کرامت

حضور قطبِ رائچور قدس سرہٗ کو رائچور تشریف لائے چند روز ہی گذرے تھے کہ بہمنی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ رائچور کے حاکم کی بیوی کا گذر اُس مقام سے ہوا جہاں آپ قیام فرما تھے اُس کی نظر آپ کے چہرۂ انور پر پڑھی تو وہ عورت آپ کے حسن و جمال پر مبہوت رہ گئی کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حسنِ یوسفی عطا فرمایا تھا مگر آپ کے دو دندان مبارک لبہائے مبارک سے کچھ باہر تھے جس کو اُس عورت نے معیوب سمجھا جس کی اُس کو یہ سزا ملی کہ اُس کی بتیسی جڑ سے نکل گئی، اِس سزا پر وہ پریشان ہو کر اپنے محل کو واپس ہوئی اور شوہر سے سارا واقعہ بیان کیا، اس واقعہ کو سننے کے بعد اُس کے شوہر پر حضور قطبِ رائچور قدس سرہٗ کی قطبیت ظاہر ہو جاتی ہے کہ دانتوں کا کرامت سے جڑ سے نکال دینا زندہ کو مردہ کر دینا ہے۔

حاکمِ رائچور اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ تو نے اک ولی کامل اور قطب کی بارگاہ میں گستاخی کی ہے اب وہی تیری خطا معاف کریں تو تیری مشکل آسان ہو سکتی ہے، اس کو نظمِ کرامت سے سنیئے۔

زن سے یہ بولا کہ خطا کی بڑی　　تیری خطا کی تو سزا تھی یہی
اُن کے مراتب سے نہ واقف ہے تو　　آتی ہے اُس گل سے حقیقت کی بُو
جا کے تو حضرت ہی سے ہو عذر خواہ　　اور سنا اپنا یہ حالِ تباہ

شوہر کی اس ہدایت پر وہ عورت اپنے شوہر کو ساتھ لئے ہوئے بارگاہ قطب رائچور میں حاضر ہوئی اور یوں عرض کرنے لگی۔

خادمہ کی عفو خطا چاہیئے
چشم کرم بہر خدا چاہیئے
شاہ خوش اوقات خطا ہو معاف
سید سادات خطا ہو معاف

حضور قطب رائچور نے اُس کی اس ندامت پر فرمایا کہ ہم نے تیری خطا معاف کردی تو اپنے تمام دانت اپنے منہ میں ڈال لے اس نے جیسے ہی منہ میں ڈال لئے تمام دانت اپنی اپنی جگہ پر جم گئے۔ اس کرامت کو دیکھ کر اُن دونوں نے حضور قطبِ رائچور کی بیعت حاصل کرلی اور وہ دونوں حاکمِ رائچور عبد الرحمٰن اور اُس کی اہلیہ فاطمہ روضہ مبارکہ میں حضور کے پائین میں مدفون ہیں۔

عوام پر ولایت و قطبیت کا اظہار

ایک دن ایک لاولد عورت حضور قطبِ رائچور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ بے اولاد ہوں مجھے اللہ تعالیٰ سے ایک بچہ دلایئے آپ نے اُسے بچہ ہونے کی بشارت دی۔ آپ کی خوشخبری کے مطابق اس عورت کو بچہ ہی پیدا ہوا مگر یہ بچہ چند ماہ زندہ رہنے کے بعد مر گیا ماں پریشان ہوئی اور مردہ بچے کو لئے ہوئے آپ کی خانقاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ حضور میرے اس بچہ کو میرے لئے زندہ کر دیجیئے۔ اُس کی آہ وزاری پر رحم فرماتے ہوئے حضور قطبِ رائچور نے اس مردہ بچے سے فرمایا" قم باذن اللہ" آپ کی زبان مبارک سے ان کلمات کا نکلنا ہی تھا وہ بچہ زندہ ہوگیا۔

مُردہ زندہ ہوا جس کے قم کہتے ہی
اُس کی قطبی ولایت پہ لاکھوں سلام

(از سرکار شیخ المشائخ علیہ الرحمہ سجادہ نشین ۱۵)

اِس کرامت سے حضور قطبِ رائچور قدس سرہٗ کی قطبیت کا ڈنکا رائچور اور اسکے گرد و نواح میں بج گیا اور ہزاروں ہنود آپ کے دست مبارک پر اسلام قبول کئے۔

اِسلام کی اشاعت

حضور قطبِ رائچور قدس سرہٗ رائچور میں رونق افروز ہوتے ہی اسلام کی اشاعت کا مرکز بنتا گیا، اور کفر و شرک و بد مذہبی کا اندھیرا دور ہو کر رائچور اسلام کے جلوؤں سے منور ہوا، آپ کی کرامات کو دیکھ کر لوگ دور دراز سے آتے اور فیوض و برکات حاصل کرتے گئے یہی نہیں بلکہ اطراف و اکناف کے غیر مسلم آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور ایمان و اسلام کی دولت لازوال سے مالامال ہوتے گئے۔ آپ اس علاقے میں ایک داعی اسلام کی حیثیت سے تشریف لائے۔

رائچور میں آپ نے پورے ۳۶ سال اپنی ظاہری حیات مبارکہ میں اسلام و سنیت کی منور کرنیں دور دور تک پھیلائیں اور اسلام کی اشاعت کا فریضہ انجام دیا جس کو آپ کے ہر سجادہ نشین نے اپنا نصب العین جان کر جاری رکھا۔

وصال مبارک

حضور قطبِ رائچور مخدوم حضرت سید شاہ احمد شمس عالم حسینی قدس سرہٗ نے بے شمار بندگانِ خدا کو فیوض و برکات سے نواز کر ۱۵، صفر ۸۹۲ھ میں محمود شاہ ثانی بہمنی کے دورِ حکومت میں وصال فرمایا۔ ولیعہد و جانشین آپ کے حقیقی بھتیجے حضرت سید شاہ علی حسینی قدس سرہٗ آپ کے پہلے سجادہ نشین ہوئے، جو بلا شرکت غیرے درگاہ شریف کے نگران مقرر ہوئے۔

عرس شریف

ہر سال ۱۴، صفر سے ۱۶ صفر تک انتہائی تزک و احتشام سے آپ کا عرس منایا جاتا ہے دکن کے مشہور و معروف اور بڑے عرسوں میں سے ایک عرس یہ بھی ہے جو تقریباً پانچ ہفتے جاری رہتا ہے۔ پندرہویں صفر کی شب میں حضرت سجادہ نشین قبلہ صندل مالی کی خدمت انجام دیتے ہیں۔

پانزدہ ماہِ صفر کو ہوئی نہضت شہ کی
شب میں پندرہویں کی چڑھتا ہے مقرر صندل

(از سرکار شیخ المشائخ علیہ الرحمہ سجادہ نشین ۱۵)

سقوطِ حیدرآباد سے قبل عرس شریف کا بے مثال اہتمام ہوتا تھا۔ نظام الملک آصفجاہ سادس نے اپنے ایک فرمان کے ذریعہ تعلقدار، تحصیلدار اور دیگر

اعلیٰ حکام کو بہ نفس نفیس صندل مالی میں شرکت لازمی کر دی تھی۔صندل مالی کے عین وقت ۲۱، توپوں کی سلامی دی جاتی تھی جس سے پورے شہر کو معلوم ہو جاتا تھا کہ اب صندل مالی انجام پا رہی ہے۔صندل کے جلوس میں اونٹوں، گھوڑوں کا دستہ اور پولیس کی جمیعت شامل ہوتی تھی اور چراغاں کے دن ایک دن سرکاری تعطیل عام ہوا کرتی تھی۔اِس دور میں بھی شایان شان عرس کی تمام تقاریب منعقد کی جاتی ہیں جو تقریباً چار سے پانچ ہفتے جاری رہتی ہیں۔

تازہ کرامات

اخبار" اقدام" حیدرآباد ۲۷، جمادی الآخر ۱۳۷۲ھ کی اشاعت میں حضور قطبِ رائچور قدس سرہٗ کی ایک تازہ کرامت اِن الفاظ میں شائع کیا ہے۔

"گذشتہ ہفتہ یہاں روحانیت کے ایک تازہ سنسنی خیز مظاہرے نے رائچور کی عوام کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔واقعہ یہ ہے کہ ایک نوجوان نے تقریباً تین بجے درگاہ حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی میں گھس کر نذرانے کے ڈبے کی چوری کرنی چاہی اور صندوقچہ لینے جوں ہی آگے بڑھا ایک زوردار ٹھوکر لگی اور وہ زمین پر گر پڑا، اور غیبی مار سے وہ چیخنے چلانے لگا۔اس کی آواز سن کر قریب ہی پولیس ہیڈ کوارٹر میں ہاکی کھیلنے والے سپاہی دوڑتے ہوئے درگاہ شریف میں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ڈبہ اُس نوجوان کے ہاتھوں سمیت اس کے ہونٹوں سے چمٹ گیا

ہے اور باوجود کوشش کے چھوٹنے کا نام نہیں لیتا، اس کرامت نے لوگوں کو دنگ کر دیا اور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہٗ کے اس جلال سے لوگ گھبرائے ہوئے ہیں۔ اس سزا کے بعد کہ کہیں وہ ڈبہ منہ سے الگ ہوا لیکن وہ نوجوان بتایا جاتا ہے کہ پاگل ہوگیا ہے"۔

نومولود بچوں کے دانتوں کا بآسانی نکلنا

نومولود بچوں کے دانت آسانی سے نکلنے کے لئے عورتیں اپنا معروضہ اور منت حضور قطبِ رائچور قدس سرہٗ کی بارگاہ میں پیش کرتی ہیں۔ اور حضور کی کرامت سے بچوں کے دانت بلا کسی تکلیف کے آسانی سے نکل آتے ہیں۔ جس پر حضور والا کے آستانے پر انار کی فاتحہ پیش کی جاتی ہے۔ دانتوں کی یہ کرامت حاکمِ رائچور کی بیوی کے دانت دوبارہ جما دینے کی کرامت کے بعد سے آج تک جاری ہے۔

امراض سے شفایابی اور مشکلات سے نجات

مختلف امراض کے شکار لوگ جب مختلف ڈاکٹروں اور اطباء کے علاج سے بھی لاعلاج رہ جاتے ہیں تو اُنہیں آپ کی بارگاہ میں مسلسل ۱۱ جمعرات حاضری کی ہدایت دی جاتی ہے۔ ۱۱ جمعرات مکمل بھی نہیں ہوتے کہ وہ شفا اور مشکلات سے نجات حاصل کر لیتے ہیں اور زندگی بھر جمعرات کے عادی ہو جاتے ہیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہی دعا ہے کہ ہمیں حضور قطب راجپور قدس سرہٗ کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے اور حضور کے خادموں میں شامل فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

منقبت در شان حضور قطبِ رائچور
مخدوم حضرت سید شاہ احمد شمس قدس سرہٗ عالم حسینی

شمس عالم کا ہے روضہ روضۂ خلدِ بریں
موردِ برکات و فضل رحمۃ للعالمیں

ہے مطاف انس و جاں اور مہبطِ انوارِ حق
ہے محل امن و اماں جود و کرم کا بالیقیں

نورِ دیں شائع ہوا کافور ظلمت ہوگئی
حکمِ خالق سے یہاں آ کر ہوئے جب وہ مکیں

دلکش و پر نور اطہر فیض بخش جن و انس
درگہِ والا ہے بیشک رشکِ فردوس بریں

بے کس و ناچار آ کے پاتے ہیں اِس جا پناہ
بے پناہوں کے لئے صوفی ہے یہ حصن حصیں

ازقلم مبارک:
حضرت سید شاہ چندا حسینی صوفی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین

شمسِ عالم شہا سلامٌ علیک

شمسِ عالم شہا سلامٌ علیک ابن خیرالوریٰ سلامٌ علیک
حسنِ صورت و سیرت ہم داری حبّذا مرحبا سلامٌ علیک
قطبیت شہرِ رائچور ترا کردہ خالق عطا سلامٌ علیک
دستگیری بکن مدد فرما حاجتم کن روا سلامٌ علیک
فیض بخش جہاں و نور افگن شمس چرخ ہدیٰ سلامٌ علیک
از رضائے خدائے عز و جل سرخرو کن مرا سلامٌ علیک
ملتِ ناجیہ را شاہِ ہدیٰ کن قوی از خدا سلامٌ علیک
دامِ اضلال پارہ کن دہ پناہ سنیاں را شہا سلامٌ علیک
نعمتِ زہد مرحمت فرما بہرِ اخلاقِ ما سلامٌ علیک
اندریں دورِ ابتلا کن عطا استقامت مرا سلامٌ علیک
بہرِ تائیدِ دین و ہم عقبیٰ جنس ما کن عطا سلامٌ علیک
زرغۂ اہلِ نفس و اہلِ ہویٰ دور کن از خدا سلامٌ علیک
پاک باشد ہمیشہ درگہِ تو از ضلالت شہا سلامٌ علیک
صوفیِ خستہ از سرِ اخلاص گوید از دل ترا سلامٌ علیک

از قلم مبارک:

حضرت سید شاہ چندا حسینی صوفی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین

شمس عالم شہا سلامٌ علیک

شمس عالم شہا سلامٌ علیک ‏ ‏ ابن خیرالوریٰ سلامٌ علیک
حسنِ صورت و سیرت ہم داری ‏ ‏ حبذا مرحبا سلامٌ علیک
قطبیت شہرِ رائچور ترا ‏ ‏ کردہ خالق عطا سلامٌ علیک
دستگیری بکن مدد فرما ‏ ‏ حاجتم کن روا سلامٌ علیک
فیض بخش جہاں و نور افگن ‏ ‏ شمس چرخ ہدیٰ سلامٌ علیک
از رضائے خدائے عز و جل ‏ ‏ سرخرو کن مرا سلامٌ علیک
ملتِ ناجیہ را شاہِ ہدیٰ ‏ ‏ کن قوی از خدا سلامٌ علیک
دامِ اضلال پارہ کن دہ پناہ ‏ ‏ سنیاں را شہا سلامٌ علیک
نعمتِ زہد مرحمت فرما ‏ ‏ بہر اخلاقِ ما سلامٌ علیک
اندریں دورِ ابتلا کن عطا ‏ ‏ استقامت مرا سلامٌ علیک
بہر تائیدِ دین و ہم عقبیٰ ‏ ‏ جنس ما کن عطا سلامٌ علیک
زرغۂ اہلِ نفس و اہلِ ہویٰ ‏ ‏ دور کن از خدا سلامٌ علیک
پاک باشد ہمیشہ درگہِ تو ‏ ‏ از ضلالت شہا سلامٌ علیک
صوفیٔ خستہ از سرِ اخلاص ‏ ‏ گوید از دل ترا سلامٌ علیک

ازقلم مبارک:

حضرت سید شاہ چندا حسینی صوفی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین

سجادہ نشینی

سجادہ نشینی خلافت راشدہ سے ماخوذ ہے، جس طرح خلافت راشدہ میں قاسم نعم و دافع الم سرکار کائنات رسول مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خلافت کبریٰ میں جانشینی و نیابت کیساتھ دنیائے اسلام کا نظم و نسق کسی کی ماتحتی و شرکت کے بغیر شامل تھا اُسی طرح اولیاء کرام قدست اسرارھم کی سجادہ نشینی میں صاحبِ درگاہ ولی کامل کی خلافت کبریٰ یعنی ولایت کاملہ میں جانشینی اور ہم عام مشائخ اہلسنت و جماعت کی سجادہ نشینی میں صاحب درگاہ ولی کامل کی تبرکی خلافت میں جانشینی کے ساتھ درگاہ کا نظم و نسق کسی کی ماتحتی و شرکت کے بغیر شامل ہے۔

اسی سے سجادہ نشین کی مختصر تعریف یہ آئی کہ "سجادہ نشین" وہ عہدہ دار ہیں جو صاحبِ درگاہ ولی کے سلسلے میں خلافۃً جانشین ہیں۔

(تجلیات رحمانی، مجموعہ احکام صدارت العالیہ مملکت آصفیہ، شمائل الاتقیاء)

سجادہ نشین پیر ایصال ہوں تو سالکین کی تربیت کریں گے اور اگر پیر اتصال ہیں تو تبرکی بیعت اور رشد و ہدایات کو جاری کرینگے۔

(کلمات قدسیہ)

سجادہ نشینی کا اصل مقصد:

سجادہ نشینی کا مطلب فقط یہ نہیں کہ صاحبِ درگاہ ولی کامل کے عرس کے موقع پر سجادہ نشین صندل مالی انجام دے اور درگاہ شریف کا نظم و نسق چلائے بلکہ